سید اکرام الحق جاوید

وطنِ عزیز کی سالمیت اور استحکام کی خاطر

مذہبی جلوسوں پر پابندی کا وقت آن پہنچا ہے !!!

ماتم کا شور آہستہ آہستہ دب رہا ہے۔ زنجیروں کی کراہیں اور گھوڑوں کی ہنہناہٹ رفتہ رفتہ دم توڑ رہی ہے۔ کالے پرچموں اور ماتمی لباسوں سے عبوری طور پر تیار کی گئی فضاء پھر سے نکھرنا شروع ہو گئی ہے۔ معمولاتِ زندگی لوٹنا شروع ہو چکے ہیں۔ پوری حکومتی مشینری کا دم میں دم آیا ہے کہ چلو.... ہزار شکر کہ عاشورہ خیر خیریت سے گزر گیا ہے۔

برصغیر میں حکمرانی کرتے کرتے انگریز نے ہم سے صلیبی جنگوں کی شکست کا ایسا بدلہ لیا ہے کہ ہم اسے لاکھ بدلنا چاہیں مگر دل شکستگی، مسلمانوں کی صفوں میں انتشار و افتراق، دھڑے بندیاں اور کفر و الحاد کے فتووں سے جنم لینے والی فضا ہم سے ٹلنے کو تیار نہیں ــــــ وہ برسر اقتدار رہا..... مگر اس نے قادیانیت اور دیگر تفرقہ بازی کے ذریعے وہ وہ زخم جسدِ اسلام پر لگائے ہیں کہ ہم آج تک اس سے اٹھنے والی ٹیسوں کو محسوس کر رہے ہیں۔

محرم بھی ہمارے ہاں کیسا مہینہ آتا ہے کہ خوشیوں کو جب تلک پریشانیوں میں بدلا ہوا نہ پائیں ہمیں محسوس ہی نہیں ہوتا ــــــ پورا ملک دس دن کیلئے اہلِ تشیع کے حوالے کر دیا اور سپرداری میں دے دیا جاتا ہے۔ ایران کی سرپرستی میں اہلِ تشیع وطن عزیز میں وہ کچھ کر گزرتے ہیں جو وہاں بھی نہیں ہوتا ــــــ منطق، دلیل، تعلیم شہریت اور مذہب کی رواداری کے تمام اصول متفق ہیں کہ عبادت ہمیشہ عبادت گاہ میں ہوتی ہے.... لیکن یہ کیسی "عبادت" ہے جو سڑکوں پر آ کر کی جاتی ہے اور بازاروں میں اس کی نمائش لگتی ہے..... تانگے میں جتنے والا گھوڑا چند روز کے اندر اندر اشرف المخلوقات سے افضل و اعلیٰ بن جاتا ہے.... انسان کے نیچے رہنے والا گھوڑا جب وقتی طور پر وہ حیثیت اختیار کر لیتا اور ایسا روپ دھار لیتا ہے کہ ضعیف العقیدہ اور ان پڑھ مسلمان اس کے نیچے سے گزرنا فضیلت اور ادب محسوس کرتے ہیں۔

یہ جو کرتب "غمِ حسین" کے نام پر پاکستان میں کیے جاتے ہیں یہ شیعیت کے مرکز و محور ایران میں بھی نہیں ہوتے..... وہاں کوئی اپنے آپ کو بازاروں میں لا لا کر اس طرح خون آشام عقیدت کا اظہار نہیں کرتا ــــــ وہاں جو کچھ ہوتا ہے وہ سلیقے، ضابطے، قانون اور حکمت کے دائرے میں ہوتا ہے۔ ایران کے ایک بڑے "آیت اللہ" مجتہد نے تو یہاں تک بھی کہہ دیا ہے کہ ماتم کی اب کوئی اہمیت نہیں رہی..... اور اس مہذب دنیا میں خود کو زخمی کر لینا

عقلمندی کا تقاضا نہیں...... اور یہ کہ زنجیر زنی پر اب پابندی لگنی چاہیے وغیرہ وغیرہ۔

وطنِ عزیز میں دس روز تک جو "سیاہ کارنامے" انجام پاتے ہیں وہ کسی طرح بھی بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری نہیں کرتے___ اور پھر جس ملک کی 97 فیصد اکثریت سنی مسلمانوں پر مشتمل ہو وہاں ایک معمولی اقلیت کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ تمام اخلاقی ضابطوں کو توڑ تاڑ کر من مرضی پر اتر آئے اور سارے ملک کا امن داؤ پر لگادے...... اور یہ وہ ایام ہوتے ہیں جب بھارت ایسے ملک کو بھی "را" کے ذریعے تخریب کاری کا موقع کھلے بندوں میسر آتا ہے___ ہر حکومت ان ایام میں امن وامان قائم رکھنے کے لیے اتنا زور لگاتی ہے جتنا وہ 355 دنوں میں نہیں لگاتی___ سیدھی سے بات ہے اگر اس جلوس کاری کی روش کو ان کی عبادت گاہوں اور امام باڑوں تک محدود کردیا جائے تو یہ بات دعوے اور ضمانت کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ ملک مین نہ صرف یہ کہ ہر طرح کا امن رہے گا بلکہ تخریب کاری، وطن دشمنی اور ہلاکت وقلاکتوں کے تمام سوتے خشک ہو جائیں گے۔

ہمارا آئین کتاب وسنت ہے...... مگر اہل تشیع کے تمام "مسلکی کاروبار" کا اس رشتے سے کوئی تعلق نہیں۔ دین میں ماتم کاری، آہ وزاری، سینہ کوبی، چہرہ نوچی، زنجیر زنی اور سیاہ ماتمی لباس کا کوئی جواز نہیں بلکہ ایسا کرنے والوں کو رحمت للعالمین ﷺ نے اچھی طرح سنادیا کہ وہ "ہم میں سے نہیں"۔ اور پھر جو ہم میں سے نہیں تو اس کا ہم سے تعلق، لگاؤ، اور راہ ورسم کیسا؟؟؟ پرویز مشرف حکومت اس وقت اس پوزیشن میں ہے کہ وہ ایک آرڈیننس کے ذریعے ملک میں ہر قسم کے مذہبی جلوسوں پر پابندی لگا کر امن وامان کی صورتحال کو سو فیصدی یقینی بنادے___ اس اقدام سے نہ صرف اہلِ وطن کو یک گونہ سکون واطمینان ہو جائے گا بلکہ اس فیصلے سے اقلیتوں کو اپنی حد میں رہ کر اپنی سرگرمیاں محدود کرنے کا بھی پیغام مل جائے گا___ اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے ذرائع ابلاغ کو استعمال کیا جائے۔ علاوہ ازیں آئندہ ماہ ربیع الاول میں بھی بریلویوں کے جشنِ عید میلاد النبیؐ کے جلوسوں کو بھی نتھ ڈالی جائے۔ اس ملک میں کرنے کے اور بھی بہت کام ہیں مگر ہمارے ان مفاد پرست مولویوں کو سوائے "اوپر کی آمدنی" کے حصول کے علاوہ اور کچھ کام نہیں...... انہوں نے قوم کو ایسے ڈگر پر لگادیا ہے جہاں سوائے ان کے ذاتی مقاصد کے حصول اور مقصد براری کے علاوہ کسی کے ہاتھ پلے کچھ نہیں آتا اور بقول شاعر ؎

نکل چکا ہے ہمارا جلوس دنیا میں — خدارا اب تو جلوسوں سے باز آجاؤ!

جامعہ میں انٹرنیٹ کی سہولت

الحمدللہ جامعہ میں انٹرنیٹ کی سہولت حاصل کرلی گئی ہے۔ احباب ای میل ایڈریس نوٹ فرمالیں۔ شکریہ

E.Mail:-asria@isb-paknet-com-pk.